مرتب: عبدالرشید صادق☆

توہین رسالت بارے استفسارات

اور ان کے جوابات

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ آج کل ڈنمارک، ناروے اور بعض دیگر یورپین ممالک کے کفار رسول اللہ ﷺ کی شان میں مختلف انداز سے گستاخیاں کررہے ہیں۔ اس سلسلہ میں بعض نام نہاد مفکرین کا یہ خیال ہے کہ مسلمانوں کو اس سلسلہ میں سخت موقف نہیں اختیار کرنا چاہئے بلکہ نرمی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ شرعاً اس جرم کی کیا سزا ہے؟ اور مسلمانوں کو کیسا رویہ اختیار کرنا چاہئے؟

الجواب: خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو جو دین الٰہی دے کر اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا۔ اس کے متعلق اللہ رب العزت نے یہ خبر بھی دی ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾[الصف:۹]

''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اسے تمام مذاہب پر غالب کردے۔''

جس دین کو اللہ تعالیٰ نے تمام اَدیان باطلہ پر غالب کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا ہے۔ ظاہر بات ہے کہ اس رسول ﷺ کی عزت، توقیر اور عظمت کا سکہ بھی پوری دنیا میں بٹھانا مقصود ہے۔ تبھی وہ دین تمام اَدیان پر غالب آئے گا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

« نصرت بالرعب مسيرة شهرا » [صحيح البخاري:۳۳۵]

''کہ مجھے ایک مہینہ کی مسافت سے دشمن پر رعب دیا گیا ہے۔''

ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم مسلمان اِنتشار کا شکار ہیں۔ ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہیں کہ ہمارے تشتت اور انتشار نے غیر مسلم ممالک کو یہ موقع فراہم کیا کہ آج وہ مختلف اَنداز میں اہل اسلام کو ایذاء رسانی کا نشانہ بنارہے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ جمیع اہل اسلام اور تمام مسلمان ممالک کو ایک پلیٹ فارم پر جمع فرمادے۔ اور اگر مسلم دنیا چھوٹے چھوٹے اختلافات کو اہمیت نہ دیں تو بہت جلد اسلام کی عزت، عظمت، توقیر کا پوری دنیا میں سکہ بیٹھ جائے گا اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شریعت کا بول بالا ہوجائے گا۔

بہرحال قرآن مجید کی متعدد آیات میں رسول اللہ ﷺ کی توہین کے مرتکبین اور آپ ﷺ کی گستاخی کرنے والوں کا سختی سے نوٹس لیا گیا ہے اور دنیا و آخرت میں انہیں عذاب کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ [التوبة:٦١]

''رسول اللہ ﷺ کو جو لوگ ایذا دیتے ہیں ان کیلئے دردناک عذاب ہے۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

☆ فاضل كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾
''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی پھٹکار ہے اور ان کے لئے نہایت رسوا کن عذاب ہے۔'' [الأحزاب:۵۷]

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ ... الخ﴾ (الممتحنة:۱)
''اے ایمان والو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔''

نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ أُولَئِكَ حِزْبُ اللهِ أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [المجادلة:۲۲]
''اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والوں کو آپ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوئے ہرگز نہ پائیں گے۔ گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ۔ (قبیلے) کے (عزیز) ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے۔''

الغرض متعدد آیات قرآنیہ میں مرتکبین توہین رسول اللہ ﷺ اور حرمت رسول ﷺ کو پامال کرنے والوں کے بارے میں کہیں بھی نرم رویہ اختیار نہیں کیا گیا بلکہ دنیا و آخرت میں ان کے لئے سخت سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«من سب نبيا قتل ومن سب أصحابي جلد» [الصارم المسلول:۹۲]

اور ایک دوسری حدیث میں

«من سبّ نبيا فاقتلوه ومن سبّ أصحابي فاجلدوه» [المعجم الصغير للطبراني:۱/۲۳۶]
''جس شخص نے کسی نبی کو گالی دی وہ قتل کیا جائے اور جو شخص اس نبی کے صحابہ کو گالی دے اسے کوڑے لگائے جائیں۔''

ایک دوسری روایت میں:

''جو شخص کسی نبی کو گالی دے اس کو قتل کردو اور جو شخص میرے صحابہ کو گالی دے اس کو کوڑے لگاؤ۔''

یہ جرم اس لحاظ سے بھی گھناؤنا بن جاتا ہے کہ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے خاکے نجی طور پر نہیں بنائے بلکہ پوری دنیا میں اس کی نشر و اشاعت کی گئی ہے اور ان کی حکومتوں نے ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ اب صورت حال کچھ اس قسم کی ہے کہ ایسا شخص اگر مسلمان ملک کا رہائشی ہے اور اس کا یہ انفرادی جرم ہے تو انفرادی جرم کی وجہ سے وہ واجب القتل ہے اور حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس کو یہ سزا دے، کیونکہ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی نافرمانی کی ہے، جس میں ہے۔

﴿لِتُؤْمِنُوا بِاللهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ ... الخ﴾ [الفتح:۹]
''تاکہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور اس کا ادب کرو'' کے حکم کی نافرمانی کا ارتکاب کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنے متعدد فرامین وتقریرات میں ایسے شخص کے قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔ مثلاً
«كان رجل من المسلمين يأوي إلى امرأة يهودية فكانت تطعمه و تحسن إليه فكانت لا تزال في النبي وتسبه و توذيه فخنقها فأبطل النبي ﷺ»
ایک نابینا صحابی تھے۔ ایک یہودیہ عورت ان کی لونڈی تھی۔ انہیں کھانا کھلایا کرتی اور اچھا سلوک کیا کرتی تھی، لیکن اس کی بدعادت تھی کہ وہ نبی ﷺ کی شان میں نازیبا کلمات کہا کرتی اور آپ ﷺ کی گستاخی کیا کرتی تھی اس صحابی نے ایک رات اس کا گلا گھونٹ کر اسے قتل کر ڈالا۔ صبح کے وقت لوگوں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے اس معاملہ کی تحقیق کی۔ جب اس صحابی نے قتل کی وجہ بیان فرمائی تو آپ ﷺ نے اس کا خون رائیگاں قرار دے دیا۔ اس پر اپنی رضامندی وتصدیق کی مہر ثبت فرمادی۔

[سنن أبي داؤد:٤٣٦١،مصنف ابن أبي شيبة:٣٩٩/٨،البيهقي:٦٠/٧)

یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے گستاخ کو قتل کر ڈالنے کی واضح نص ہے۔ خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ چونکہ یہ عورت یہودیہ تھی اور یہ تو معلوم ومعروف بات ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے تمام کے تمام یہود کے ساتھ معاہدہ فرمالیا تھا اور اہل علم کے ہاں یہ بات بمنزلہ متواتر کے ہے۔

اس کی تفصیل میں جانا باعث طوالت ہوگا۔

اس حدیث سے واضح ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کیس کی تفتیش کی، لیکن جب اس کا جرم بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا خون رقتل رائیگاں قرار دے دیا۔

پھر لوگوں کا شکایت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حربیہ نہ تھی، اگر ایسا ہوتا تو لوگ اس کیس کی شکایت ہی نہ کرتے، کیونکہ اس کا قتل قابل مواخذہ جرم نہیں ہے۔

اس طرح کعب بن اشرف یہودی کا معاملہ ہے۔ یہ شخص اپنے شعروں میں نبی کریم ﷺ کی ہجو کیا کرتا تھا۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من لكعب بن الاشرف، فانه قد آذى الله و رسوله؟»

''کون ہے جو اس کعب کا کام تمام کر دے اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے۔''

تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اُسے قتل کردوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ...... پھر اسے قتل کر دیا گیا۔ (صحيح البخاري:٣٠٣١،صحيح مسلم:١٨٠١)

یہ کعب مدینہ کا باشندہ تھا اور یہ ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ آپ ﷺ نے مدینہ کے تمام یہود کے ساتھ صلح اور معاہدہ کر رکھا تھا۔ لیکن آپ ﷺ کی ہجو جیسے ناقابل معافی جرم کی بنا پر اس کا ذمہ ٹوٹ گیا اور اسے قتل کر دیا گیا۔

ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی گستاخی کی، تو میں نے عرض کیا کیا اُسے قتل کردوں؟ تو سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا: ''ليس هذا لأحد بعد رسول الله ﷺ''

''رسول اللہ ﷺ کے بعد یہ مقام کسی کا بھی نہیں۔'' [رواه النسائي:٤٠٧١، سنن أبي داؤد:٤٣٦٣] کہ اس کی گستاخی پر کسی کو قتل کر دیا جائے۔ یہ حدیث بھی اس بات کی دلیل ہے کہ جس کسی نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی اس کی سزا قتل ہے۔

ابن خطل کی دو گانا گانے والی لونڈیاں تھیں جو اپنے گانوں میں نبی کریم ﷺ کی ہجو کیا کرتی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کے قتل کا حکم دیا...... اہل سیر کے ہاں یہ روایت مشہور و معروف ہے۔

یہ معلوم بات ہے کہ مجرد کفر قتل کا سبب نہیں اور جہاں تک معاملہ عورتوں کا ہے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں تو جنگ میں قتل کرنے سے منع فرمایا، لیکن رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کی وجہ سے انہیں بھی قتل کر دینے کا حکم دیا گیا۔ گویا یہ ایک ناقابل معافی جرم ہے۔

اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن خطل لعنہ اللہ کے قتل کا حکم دیا۔ اگر چہ وہ کعبہ میں پناہ لئے غلاف کعبہ ہی سے کیوں نہ لپٹا ہوا ہو۔ چنانچہ اسے ایسی ہی حالت میں قتل کر دیا گیا۔

[صحيح البخاري:١٨٤٦،صحيح مسلم:١٣٥٧]

اس کا بھی یہ ناقابل معافی جرم تھا یہ خود بھی نبی علیہ السلام کی ہجو کرتا اور بدبختی کا یہ عالم تھا کہ لونڈیوں سے بھی ہجو کروایا کرتا تھا۔ اس طرح عصماء بنت مروان جو خطمہ قبیلے کی ملعونہ تھی۔ یہ عورت نبی کریم ﷺ کی ہجو کیا کرتی تھی۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کا کام تمام کرنے والا کون ہوگا؟ چنانچہ اس کی قوم میں سے ایک شخص نے اسے قتل کر دیا اور آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس قتل میں دو کلہاڑیاں نہیں ٹکرائیں گی (مطلب اس کے قتل کا کوئی قصاص نہیں۔ مختلف اہل سیر نے اسے بیان کیا ہے)

[مجمع الزوائد:٦/٢٦٠]

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو رافع ملعون کے قتل کے لیے چند انصاریوں کو بھیجا۔ پھر ان میں سے ایک شخص (عبداللہ بن عتیک) نے ایک تدبیر سے ابو رافع کا پیٹ پھاڑ کر اسے قتل کر ڈالا۔ [صحيح البخاري:٤٠٣٩] اس شخص کا بھی یہی جرم تھا کہ یہ نبی ﷺ کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کیا کرتا۔ لعنه الله وعامله بما يستحق اب مسئلہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی توہین کے مرتکب غیر مسلم ممالک میں رہائش پذیر ہیں۔ کوئی بھی اسلامی حکومت براہ راست انہیں توہین اور گستاخی کی سزا دینے پر قادر نہیں۔ البتہ مسلم ملکوں کے حکمرانوں پر یہ از حد لازم ہے کہ وہ ان شاتمین کے ملکوں کے حکمرانوں کو کہ جن حکومت میں یہ دل ہلا دینے والی انتہائی ناپاک وغلیظ حرکات کی گئیں ان کے ساتھ دوٹوک انداز اپناتے ہوئے، ان کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کریں اور ان مجرمین کو مسلمانوں کے حوالے کرنے کا مطالبہ کریں تاکہ وہ انہیں ان کے اس ناپاک جرم کی قرار واقعی سزا دیں اور آئندہ کسی کو اس جرم کے ارتکاب کی جرأت نہ ہو۔ اور ان سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ وہ ایسے اقدامات کریں اس سلسلے میں بین الاقوامی قانون سازی کی جائے کہ نبی مکرم ﷺ سمیت کسی نبی کے خلاف کوئی بدباطن اپنی بدباطنی و بیہودگی کا مظاہرہ نہ کر سکے۔

اگر غیر مسلم حکمران مسلمانوں کے ان مطالبات کو تسلیم نہیں کرتے تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فرمان:

﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴾ [الأنعام:٦٨]

''یاد آنے کے بعد ایسے ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھیں۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ

حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِّثْلُهُمْ﴾ [النساء: ۱۴۰]
''اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو۔ جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو۔''

ان آیات کریمہ اور اسلامی غیرت کا لازمی تقاضہ ہے کہ مسلم ممالک کے حکمران ان مطالبات کو تسلیم نہ کرنے والے غیر مسلم حکمرانوں اور ان ممالک کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ ان کے ساتھ ہر قسم کے سفارتی، تجارتی وسیاسی تعلقات ختم کرڈالیں۔ جب تک کہ وہ مرتکبین توہین رسالت کو قرار واقعی سزا دینے پر تیار نہیں ہوجاتے نیز آئندہ اپنے ملکوں میں اس طرح کے واقعات پیش نہ آنے کی یقین دہانی نہیں کرادیتے۔ اگر مسلم ممالک کے حکمران خواب غفلت کا شکار ہیں تو وہ اللہ کے ہاں اپنا انجام سوچ لیں۔ اس صورت میں عام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے حکمرانوں اور اس طرح ان کافر ممالک کے خلاف عالمی سطح پر اپنا احتجاج ریکارڈ کروائیں، اس کے لئے جدید دور میں جو ذرائع اختیار کئے جاتے ہیں۔ مثلاً جلسہ، جلوس، پُرامن ریلیاں اور مظاہرے وغیرہ کا طریقہ اختیار کریں اور عملاً ایسے ممالک کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں یہ اسلامی غیرت کا عین تقاضہ ہی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کی محبت اور آپ کے عظمت و وقار کے تحفظ کے اعتبار سے اہم فریضہ بھی ہے۔ اس سلسلے میں کسی قسم کی مداہنت و نرمی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ نرمی کا مشورہ دینے والے نام نہاد مفکرین کو چاہیئے کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ خود ان کفار نے اپنے عقائد ونظریات کے تحفظ کے لئے کس قدر سخت قانون سازیاں کررکھی ہیں۔ انہیں کیوں نرمی کا مشورہ نہیں دیتے۔

کاش کہ کفار سے مرعوب ایسے لوگ اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ کھڑی کرنے کی بجائے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور دین اسلام کی خیرخواہی کی خاطر تمام مسلمانوں کے ساتھ کھڑے ہوکر غیرت اسلامی کا ثبوت دیں۔ اور اپنی روشن خیالی پر نظر ثانی کے لئے تیار ہوجائیں۔

المختصر کہ اس سلسلہ میں ہر مسلم کو مقدور بھر کوشش کرنی چاہئے۔ یہ ہمارا اہم ترین فریضہ اور ایمان کا لازمی تقاضا ہے۔ هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

محمد عبداللہ امجد چھتوی
مرکز الدعوۃ السلفیہ، ستیانہ بنگلہ، فیصل آباد

سوال: مغرب کی طرف سے توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت کرنے والے اداروں کے متعلق شرعی حکم واضح کریں؟

الجواب: مغرب نے ایک مدت سے رسول اعظم ﷺ کے توہین آمیز خاکے شائع کرکے مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے اور ہمارے دین پر حملہ آور ہوا ہے۔ اس کا جواب عملاً ہونا چاہئے تھا جو اُمت مسلمہ کے ذمہ قرض ہے۔

حافظ کبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وقد نقل ابن المنذر الاتفاق على من سبّ النبي ﷺ صريحا وجب قتله [فتح الباري: ۱۲/۳۵۱]
''ابن المنذر نے اس بات پر اتفاق نقل کیا ہے کہ جو بالصراحت نبی ﷺ کو گالی دیتا ہے اس کو قتل کرنا واجب ہے۔''

اور سنن ابوداؤد میں حدیث ہے ایک نابینے نے اپنی لونڈی کو نبی ﷺ کو گالی دینے کی بناء پر قتل کردیا تو آپ ﷺ

نے فرمایا:«ألا اشهدوا إن دمها هدر» خبردار گواہ رہو کہ اس کا خون بیکار ہے۔ [رقم الحدیث:۴۳۶۱]

علامہ صنعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الحديث دليل على أنه يقتل من سب النبي ﷺ ويهدر دمه" [سبل السلام :۷/۹۴]

یہ حدیث اس امر کی دلیل ہے کہ جس نے نبی ﷺ کو گالی دی وہ مباح الدم ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ایسے بدکردار لوگوں کا کم از کم سوشل بائیکاٹ کردیں تاکہ غیرت مندی کا اظہار ہو شاید رب العزت ہم سے عفو و درگزر فرمائے۔ والله ولي التوفيق

حافظ ثناء اللہ بن عیسیٰ خاں

شیخ الحدیث جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

سوال: شاتم رسول کے بارے میں قرآن وسنت کی روشنی میں بتلائیے کہ اس کی کیا سزا ہے؟

الجواب: سابقہ اَدوار کی طرح عصرِ حاضر میں بھی بعض اشقیاء اور ملعونین نے ہمارے آخری نبی ورسول سیدنا محمد ﷺ کی شان عالی المرتبت میں نازیبا کلمات کہے اور گستاخانہ خاکے طبع کرکے مسلمانان عالم کے قلوب وجگر کو مجروح کیا ہے۔

اس حادثہ فاجعہ اور سانحہ قادحہ کے بعد اہل علم پر خصوصاً اور مسلمانان عالم پر عموماً واجب ولازم ہے کہ وہ نبی مکرم ﷺ کا جو حق ہے اس کا تقاضا پورا کریں۔ اس لئے کہ رسول مکرم ﷺ کی توقیر وتعزیر اور حمایت ونصرت اور دفاع اُمت کے ہر فرد پر واجب وفرض ہے۔ آپ ﷺ کو اپنی اولاد، والدین، عزیز واَقارب، خاندان، کنبہ قبیلہ، برادری، مال ومتاع مساکن ومحلات اور دنیا کی ہر چیز پر ترجیح دینا اور ہر گستاخ، شاتم اور موذی سے آپ کی رعایت ونگہداشت اور تحفظ کرنا اللہ نے ہم پر لازم ٹھہرایا ہے۔ رسول کریم ﷺ کی ذات عالیہ کو دشنام دینے والے شخص کو صفحہ ہستی سے مٹانا از حد ضروری ہے۔

امام ابن المنذر (ت ۳۱۸ھ) راقم ہیں:

"وأجمعوا على أن من سبّ النبي ﷺ أن له القتل" [الإجماع:ص۷۶، رقم ۷۲۰]

''اس بات پر اُمت مسلمہ کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو گالیاں دے یقیناً اس کی سزا قتل ہے۔''

گستاخ رسول کے واجب القتل ہونے پر کتاب وسنت میں بے شمار دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ موجود ہیں اور کبار آئمہ حدیث و فقہ نے اس پر مستقل کتب مرتب کی ہیں جیسا کہ شیخ الإسلام والمسلمين علم العلماء، قامع المبتدعة، فارس الأحكام علامه ابن تيمية تغمده الله برحمته وأسكنه بحبوح جنته نے "الصارم المسلول على شاتم الرسول" مرتب کرکے اس موضوع کا حق ادا کردیا ہے اور کتاب وسنت کے دلائل کا انبار لگا دیا ہے۔ راقم الحروف محبانِ رسول ﷺ کی صف میں اندارج کے لیے چند کلمات تحریر کررہا ہے۔

اللہ مالک الملک نے اپنے مقدس کلام میں ارشاد فرمایا ہے:

﴿وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا

أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ﴾ [التوبۃ:۱۲]
''اگر یہ لوگ اپنے عہد کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعن کریں تو کفر کے لیڈروں سے قتال کرو اس لئے کہ ان کی قسمیں (قابل اعتبار) نہیں ہیں تاکہ یہ (اپنی شرارتوں اور توہین آمیز خاکے بنانے سے) باز آجائیں۔''
امام ابن کثیر رحمہ اللہ ﴿وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:
"أي عابوه وانتقصوه ومن ههنا أخذ قتل من سب الرسول صلوات الله وسلامه عليه أو من طعن فی دين الاسلام او ذكره بتنقص" (ابن كثير:۳۵۹/۳، بتحقیق عبدالرزاق مہدی)
''یعنی تمہارے دین میں عیب لگائیں اور تنقیص کریں۔ یہاں سے ہی یہ بات اخذ کی گئی ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کو گالی دے یا دین اسلام میں طعن کرے یا اس کا ذکر تنقیص کے ساتھ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔''
امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
"أكثر العلماء على أن من سبّ النبی ﷺ من أهل الذمة أو عرض أو استخف بقدره أو وصفه بغير الوجه الذی كفر به فإنه يقتل" [تفسير قرطبی:۵۴/۸]
''اکثر علماء اس بات کی طرف گئے ہیں کہ اہل ذمہ میں سے جو شخص بھی نبی ﷺ کو گالی دے۔ آپ کی عزت کے درپے ہو یا آپ کی قدر و منزلت کا استخفاف کرے یا نازیبا وصف ذکر کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا۔''
اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ دین اسلام پر طعن و تشنیع کرنے والا پیغمبر اسلام سیدنا محمد ﷺ کی ادنیٰ سی بھی توہین کرنے والا خواہ وہ نام نہاد مسلمان ہو یا صریح کافر واجب القتل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دین اسلام پر طعنہ زنی کرنے والے آئمہ کفر کے ساتھ قتال کا حکم دیا ہے اور کفار و مشرکین ملحدین و معاندین کا علاج بھی یہی ہے۔ اگر مسلمان جہاد وقتال کے لئے تیار ہو جائیں تو پھر ان معاندین کفار و مشرکین کو ایسی حرکات کرنے کی جرات نہیں ہوگی اس آیت کریمہ میں ﴿لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ﴾ کے الفاظ سے معلوم ہو رہا ہے کہ اگر قتال فی سبیل اللہ کے لئے مسلمان اٹھ کھڑے ہوں تو اس گستاخانہ رویے کا سدباب ہو سکتا ہے ورنہ ذلت و رسوائی سے نکلنا مشکل امر ہے۔ اللہ مالک الملک ہمیں صحیح معنوں میں دین حنیف کا سچا خادم اور مخلص محب رسول بنائے۔ آمین

ابوالحسن مبشر احمد ربانی، لاہور
مفتی ورئیس مرکز أم القری اہل حدیث، لاہور

سوال: توہین آمیز خاکوں کے ذریعے نبی ﷺ کی توہین کے مرتکب کے شرعی حکم پر رہنمائی فرمائیں اور ان حالات میں مسلمانوں کی کیا ذمہ داری بنتی ہے؟
الجواب: دین وعقیدہ کا تقاضا یہ ہے کہ انسان جن باتوں کو دین سمجھتا ہے اور ان پر عقیدہ رکھتا ہے وہ تمام کی تمام اس معتقد اور دین دار کے لئے مقدس ترین ہوتی ہیں اور ان میں بالخصوص شعائر کا تقدس و احترام اس کے ایمان کا ایک بدیہی تقاضا ہوتا ہے۔ تعلیمات اسلامیہ بھی اسی حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے: ﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ [الحج:۳۲] کا سبق دیتی ہے۔ ان مذہبی مقدسات میں ذات باری تعالیٰ اور اس کی صفات عالیہ، اس کی کلام وحی اور وہ ذات مقدس جس کا وحی کے لئے انتخاب ہوتا ہے سرفہرست ہیں۔ کسی شخص کے مذہبی اور دین دار ہونے کا اس تقدس و احترام کے بغیر تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے مسلمانوں کے

نزدیک ان مقدسات کا تحفظ اور ان کا دفاع اپنی جان اور مال سے بھی مقدم ہے۔

لیکن کفر و اسلام کی جنگ اور حق و باطل کے معرکہ میں جہاں کفر و باطل اسلام اور دین کے خلاف جو بھی ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے ان میں اہل حق اور ان کے مقدسات کا استہزاء بھی ہے۔ جس سے اہل حق کو اذیت دینا اور دوسروں کو دین سے دور کرنے کی سعی نامشکور ہوتی ہے اور یہ کشمکش روزِ اوّل سے ہی جاری و ساری ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے انبیاء کرام کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِمْ مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ﴾ [یسین: ۳۰]

لیکن ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی سنت اور قانون بھی اتنا اٹل ہی ہے کہ جب قومیں اس جرم میں انتہا کو پہنچ جاتی ہیں تو عذاب الٰہی کا کوڑا بھی ان پر ضرور برستا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِنْ قَبْلِكَ فَأَمْلَيْتُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا ثُمَّ أَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ﴾ [الرعد:۳۲]

اسی اصول و قانون کے پیش نظر جب مشرکین مکہ نے آپ ﷺ کے خلاف یہ محاذ کھولا تو اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر پیغمبر علیہ السلام کا دفاع فرماتے ہوئے اعلان فرمایا: ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ إِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾ [الحجر:۹۵]

انبیاء کرام علیہم السلام سے یہ رویہ اختیار کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ذلیل وخوار کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچ سکے۔ تاریخ عالم میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔

[تفصیل کے لئے دیکھیں: الصارم المسلول علی شاتم الرسول لابن تیمیة]

جہاں ایسے بدطینت و بدبخت عذاب الٰہی سے دوچار ہوتے ہیں وہاں ایسے افراد کی زبان کو لگام دینے کے لئے شرائع سماویہ میں ان کے خلاف سخت سے سخت سزا بھی مقرر کی گئی ہے کہ کسی بھی نبیٔ برحق کی گستاخی کرنے والے کی سزا موت ہی ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مشہور حدیث جس میں آپ نے فرمایا: «لا والله ما كانت لبشر بعد محمد ﷺ» [سنن أبي داؤد:۴۳۶۳، سنن النسائی:۴۰۷۲] کہ پیغمبر خدا کا ہی یہ رتبہ ہے کہ ان کی توہین کرنے والے کو قتل کیا جائے۔ ان کے علاوہ یہ تقدس کسی دوسرے شخص کو حاصل نہیں ہے۔ جناب عمر رضی اللہ عنہ اور جناب علی رضی اللہ عنہ و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زبان سے دوٹوک الفاظ میں یہ اعلان ہوتا ہے۔ «من سبّ نبيا قتل»

''کہ پیغمبر برحق کی گستاخی کرنے والا واجب القتل ہے۔'' [الصارم المسلول:ص۹۲]

اس بارہ میں جہاں مسلمانوں کے ہاں قانوناً وہ شخص واجب القتل ہے۔ وہاں مسلمانوں کی حساسیت اور فدائیت بھی مثالی ہے۔ جنگ بدر میں اگرچہ تمام کفار، کفار ہی تھے اللہ اور اس کے رسول کے دشمن تھے۔ ان سب کے خلاف جنگ تھی۔ مگر معاذ بن عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کا ہدف خاص ابوجہل ہی تھا۔ جب انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: "يا عم هل تعرف أباجهل؟" تو انہوں نے کہا: "ما حاجتك إليه يا ابن أخي؟" بھتیجے تم اس کا کیوں پوچھتے ہو، کیا کام ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا:

"أخبرت أنه يسبّ رسول الله ﷺ والذي نفسي بيده لئن رأيته لا يفارق سوادي سواده حتى يموت الأعجل منا" [صحیح البخاری:۳۱۴۱]

تو انہوں نے جواب دیا کہ سنا ہے کہ وہ رسول پاک ﷺ کی توہین کرتا ہے۔ رب کی قسم اگر میں رسول اللہ ﷺ

کی گستاخی وتوہین کرنے والے کو دیکھ لوں تو زندہ نہ چھوڑوں گا۔ چنانچہ جب انہوں نے دیکھا تو ایسے دیوانہ وار جھپٹے کہ لمحوں میں اس گستاخ کا کام تمام کردیا۔ حکم ربانی: ﴿فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ [الأعراف:١٥٧] ﴿اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا﴾[الفتح:٩] کی عملی تصویر پیش کردی۔ ایسی مثالیں ایک نہیں بلکہ بیسیوں ہیں اور ہر دور وزمانہ میں مسلمانوں نے اپنے مقدسات کا دفاع کیا ہے پیغمبر باری تعالیٰ کی توہین پر خاموش رہنا مسلمان کے لئے ہرگز ہرگز ناجائز ہے۔ آج کل اگر کفار نے اسلام کے خلاف یہ روش اختیار کی ہے تو ایسے کفار سے مسلمانوں کو ہر صورت نمٹنا لازم و واجب ہوگا۔ گستاخانِ رسول کی جانب سے یہ عمل بار بار دہرا کر مسلمانوں کے زخموں پر نمک پاشی کرنے کے مترادف ہے۔

تو ایسے حالات میں تمام اَفراد اُمت پر بالعموم اور حکمرانوں پر بالخصوص لازم آتا ہے کہ ایسے مجرموں کے خلاف ہر طرح کی ممکن کارروائی کریں اور اقتصادی وسفارتی تعلقات بالکل منقطع کریں۔ ان سے اپنی عداوت و جنگ کا کھلے عام اعلان کریں، تمام اُمت مسلمہ کو متحد ہو کر اس محاذ پر لڑنا لازم ہے اور غیرت ایمانی کا ثبوت فراہم کرنا ضروری ہے۔

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی — مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ کٹ مروں جب تک خواجہ یثرب کی عزت پر — خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا

(مولانا) حافظ عبدالعزیز علوی [رئیس دارالافتاء] — (مولانا) حافظ مسعود عالم [رکن دارالافتاء]
(مولانا) مفتی عبدالحنان زاہد [مدیر دارالافتاء] — (مولانا) محمد یونس [رکن دارالافتاء]

[جامعہ سلفیہ، فیصل آباد]

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص توہین رسالت کا ارتکاب کرتا ہے اس کی کیا سزا ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب: شریعت اِسلامیہ کی رو سے جو شخص کافر ہو یا مسلمان، نبی محتشم، سید الاولین والآخرین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو سب وشتم کرتا ہے یا آپ ﷺ کی سیرت و کردار یا زندگی کے کسی پہلو کے بارے میں استہزائیہ انداز اختیار کرتا ہے، مثلاً خاکے شائع کرتا ہے یا کارٹون بناتا ہے یا کتابیں، رسالے اور ناول چھاپتا ہے یا آپؐ کی زندگی پر فلمیں بناتا ہے یا آپ کی طرف بُری باتیں منسوب کرتا ہے تو وہ آدمی سراسر کافر، مرتد، زندیق اور ملحد ہے۔ اگر ایسا آدمی کسی مسلمان ملک میں یہ حرکت کرتا ہے تو مسلمان حکومت پر اس کا قتل کرنا واجب وضروری ہے۔ اگر کوئی غیر مسلم ہے اور غیر مسلم حکومتوں کی سرپرستی میں ایسی حرکت کررہا ہے تو تمام مسلم ممالک کو ان کے خلاف اعلان جہاد کرنا چاہئے اور جب تک توہین کے مرتکب افراد اپنے کیفر کردار کو نہیں پہنچ جاتے ان کا پیچھا نہیں چھوڑنا چاہئے۔ تمام صحابہؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، محدثین عظامؒ، فقہاء کرامؒ اور محققین علماء کا یہی مذہب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾[الأحزاب:٥٧]

''جولوگ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب تیار کیا ہے۔''

یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت دینے والا واجب القتل ہے اور معاہدہ بھی اس کو نہ بچا سکے گا۔ اس لئے کہ ہم نے معاہدہ اس بات پر نہیں کیا تھا کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذاء دے گا۔

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فَاضْرِبُوْا فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَاضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾ [الأنفال:۱۲،۱۳]

''پس تم ان کی گردنوں پر ضرب اور جوڑ جوڑ پر چوٹ لگاؤ یہ اس لئے کہ ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کیا اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مقابلہ کرے اللہ اس کے لئے نہایت سخت گیر ہے۔''

یہ آیات اس وقت نازل ہوئیں جب اسلامی ریاست معرض وجود میں آ رہی تھی اور دشمنان اسلام اللہ کے رسول ﷺ کی مخالفت اور ایذا رسانی پر کمربستہ ہوگئے تھے اس پاداش جرم میں ان کے لئے یہ سزا تجویز ہوئی۔

سورۂ احزاب میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَلْعُوْنِيْنَ اَيْنَمَا ثُقِفُوْا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِيْلًا سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا﴾ [آیت:۶۱،۶۲]

''یہ ملعون جہاں کہیں پائے جائیں پکڑے جائیں اور خوب قتل کئے جائیں جیسا کہ گذشتہ مفسدین کے بارے میں اللہ کی سنت ہے اور اللہ کے آئین اور عادت میں کوئی تغیر وتبدل نہ پاؤ گے۔''

فتح مکہ کے دن آپ ﷺ نے عفو عام کا اعلان کرا دیا جنہوں نے آپ کے راستہ میں کانٹے بچھائے تھے اور جنہوں نے آپ پر پتھر برسائے تھے اور جو ہمیشہ آپ سے برسرِ پیکار رہے اور جنہوں نے آپ کی ایڑیوں کو لہولہان کیا تھا سب کو معافی دے دی گئی مگر چند اشخاص جو بارگاہِ نبوی میں غایت درجہ گستاخ اور دریدہ دہن تھے ان کے متعلق یہ حکم ہوا کہ جہاں کہیں ملیں قتل کردیئے جائیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق اللہ ذوالجلال کا یہی حکم ہے۔

اَحادیث نبوی ﷺ

قرآنی آیات کے بعد چند ایک احادیث ملاحظہ فرمائیں جن میں توہین رسالت کے مرتکب اور شاتم رسول ﷺ کی سزا کا بیان ہے۔

① حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

''ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی ایک شخص نے اس کا گلا گھونٹ کر اسے ہلاک کر دیا تو آپ ﷺ نے اس عورت کے خون کو رائیگاں قرار دے دیا۔'' [سنن أبي داؤد:۴۳۶۲]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هذا الحديث نص فی جواز قتلها لاجل شتم النبیﷺ ودليل علی قتل الرجل الذی وقتل المسلم والمسلمة إذا سبا بطريق الاولی . [الصارم المسلول،ص۶۲]

''یہ حدیث اس مسئلہ میں نص کا حکم رکھتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو گالیاں دینے والے کو قتل کرنا جائز ہے نیز یہ کہ ایسے ذمی

کو قتل کیا جاسکتا ہے جو شاتم ہے مسلمان مرد یا عورت اگر آپ کو گالیاں دیں تو ان کو بطریق اولیٰ قتل کرنا جائز ہے۔''

④ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

''ایک اندھے شخص کی اُم ولد لونڈی تھی جو رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی وہ اسے روکتا مگر وہ باز نہ آتی وہ ڈانٹتا مگر وہ رکتی نہ تھی ایک رات اس نے رسول کریم ﷺ کو گالیاں دینے کا آغاز کیا۔ اس نے بھالا لے کر اس کے شکم میں پیوست کردیا اور اسے زور سے دبایا جس سے وہ ہلاک ہوگئی صبح کو اس کا تذکرہ رسول کریم ﷺ سے کیا گیا تو لوگوں کو جمع کرکے آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس آدمی کو قسم دیتا ہوں جس نے کیا جو کچھ کیا اور میرا اس پر حق ہے کہ وہ کھڑا ہوجائے۔ یہ سن کر ایک نابینا آدمی کھڑا ہوا اور لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آپ ﷺ کے پاس آیا اور بیٹھ گیا اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ! اسے میں نے قتل کیا ہے۔ وہ آپ ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی، میں اسے روکتا مگر وہ باز نہ آتی تھی میں اسے ڈانٹ ڈپٹ کرتا مگر وہ پرواہ نہ کرتی۔ اس کے بطن سے میرے دو ہیروں جیسے بیٹے ہیں وہ میری رفیقہ حیات تھی۔ گذشتہ شب جب وہ آپ ﷺ کو گالیاں بکنے لگی تو میں نے بھالا لے کر اس کے پیٹ میں گاڑ دیا اور اسے زور سے دبایا حتی کہ وہ مرگئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گواہ رہو کہ اس کا خون ہدر ہے۔''

[سنن أبي داؤد:۴۳۶۱، سنن نسائی:۴۰۷۵]

اجماعِ اُمت

توہین رسالت کے مرتکب افراد کے قتل پر تمام اُمت کا اجماع ہے چنانچہ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ

''میرے علم کی حد تک کسی مسلمان نے بھی اس کے واجب القتل ہونے میں اختلاف نہیں کیا۔''

[الصارم المسلول، ص۵]

شیخ الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ

''عام اہل علم کا مذہب ہے کہ جو آدمی چاہے مسلمان ہو یا کافر، نبی ﷺ کو گالی دیتا ہے اس کو قتل کرنا واجب ہے ابن منذر نے فرمایا کہ عام اہل علم کا اجماع ہے کہ جو آدمی نبی ﷺ کو گالی دیتا ہے اس کی حد قتل ہے اور اسی بات کو امام مالکؒ، امام لیثؒ، امام احمدؒ، امام اسحاقؒ رحمہم اللہ نے بھی اختیار کیا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے اور ابوبکر فارسی نے اصحاب امام شافعی سے مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے کہ شاتم رسول ﷺ کی حد قتل ہے۔''

[الصارم المسلول:ص۳]

الغرض مندرجہ بالا قرآنی آیات، اَحادیث رسول ﷺ اور اجماعِ اُمت سے یہ بات آفتاب نیم روز کی مانند واضح ہوگئی کہ نبی اکرم ﷺ کو گالی دینے والا یا ان کی توہین وتنقیص کرنے والا کھلا کافر ہے اس کو قتل کرنا واجب ہے اور آخرت میں اس کے لئے دردناک عذاب ہے اور جو آدمی اس کے کافر ہونے اور عذاب دینے میں شک کرے گا وہ بھی کافر ہوجائے گا، کیونکہ اس نے ایک کافر کے کفر میں شبہ کیا ہے۔ هذا ما عندي والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمأب.

محمد علی جانباز
جامعہ رحمانیہ ناصر روڈ، سیالکوٹ

الجواب: موجودہ حالات میں غیر مسلم لوگوں کی طرف سے جو توہین آمیز خاکے رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں چھپ رہے ہیں، تو ان حالات میں ایسا کرنے والے لوگوں کو اگر ممکن ہو تو قتل کرنا ضروری ہے، کیونکہ نبی ﷺ کی توہین سے شریعت الٰہی کی توہین اور استخفاف لازم آتا ہے جو کہ اسلام کی تبلیغ میں بہت بڑی رکاوٹ کا باعث ہے اور یہ بھی موجودہ دور میں اسلام اور مسلمان کے خلاف جنگ کی ایک شکل ہے لہٰذا نبی ﷺ کے تقدس اور نبوت کی وجاہت واہمیت کے دفاع میں ایسے لوگوں کو ممکن ہو تو قتل کرنا بہت ضروری ہے۔ الا یہ کہ وہ توبہ کریں اور اسلام میں داخل ہو جائیں۔

(حافظ) ثناء اللہ الزاہدی
الجامعة الإسلامية الحديث، صادق آباد

سوال: ڈنمارک وغیرہ میں رسول اللہ ﷺ کے گستاخانہ خاکے شائع ہوئے ہیں۔ ردِعمل کے طور پر دنیا بھر میں مسلمان اِن توہین آمیز کارٹونوں کی اِشاعت کے خلاف سراپا احتجاج بنے ہوئے ہیں اور عملاً یہ احتجاج روز بروز بڑھتا جا رہا ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں ہمارے لئے کیا ہدایات ہیں، ہمیں اس سلسلہ میں کیا کرنا چاہئے۔

الجواب: ہمارے نزدیک رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنا جزوِ ایمان ہے، علمائے اسلام دورِ صحابہ سے لے کر آج تک اس بات پر متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے جس شخص کو پیار اور تعلق خاطر نہیں وہ سرے سے مومن ہی نہیں ہے اور آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا آخرت میں سخت عذاب کا سامنا کرنے کے علاوہ اس دنیا میں بھی قابل گردن زدنی ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا، جب میری ذات اسے اس کے والدین، اولاد حتیٰ کہ تمام لوگوں سے محبوب نہ ہوجائے۔'' [صحيح البخاري:١٥]

امام بخاری ﷫ نے اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: "حب الرسول من الإيمان"
''رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے۔''

اس کے برعکس ہر وہ قول وعمل اور عقیدہ نواقض ایمان سے ہے جو رسالت اور صاحب رسالت سے بغض اور ان کے متعلق طعن وتشنیع پر مشتمل ہو، کیونکہ اس سے کلمہ شہادت کے دوسرے جزو کا انکار لازم آتا ہے اور ایسا کرنے سے وہ گواہی کالعدم ہوجاتی ہے جس کے ذریعے انسان اسلام میں داخل ہوا تھا، ہمارے نزدیک اس انکار وتنقیص کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

- رسول اللہ ﷺ کی ذات ستودہ صفات کو ہدف تنقید بنانا۔
- رسول اللہ ﷺ کی تربیت کے کسی حصہ کا انکار یا اس پر طعن کرنا۔

رسول اللہ ﷺ کی ذات کو ہدف تنقید بنانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی صداقت دامانت اور عفت وعصمت کے متعلق حرف گری کرنا یا آپ کی ذات عالی صفات کے ساتھ کسی بھی پہلو سے استہزاء وتمسخر کرنا یا آپ کو گالی دینا اور آپ کو برا بھلا کہنا، الغرض آپ کی شخصیت پر کسی بھی پہلو سے اعتراض کرنا اس میں شامل ہے، لیکن اہل مغرب نے یہودی لابی اور امریکی استعمار کے اشارہ پر اسلام اور اہل اسلام کے خلاف مذموم تہذیبی جنگ شروع کر رکھی ہے، اس

سلسلہ میں انہوں نے تہذیب و شائستگی کی تمام حدود کو پامال کر دیا ہے، پہلے قرآن کریم کی بے حرمتی کر کے پوری اُمت مسلمہ کے جذبات کو مجروح کیا، اب رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے مذموم خاکے اور کارٹون شائع کر کے شرمناک حرکت کر ڈالی ہے، ان توہین آمیز خاکوں میں کئی چیزیں ایسی ہیں جن سے مسلمانوں کا اشتعال میں آنا لابدی امر ہے، دنیا بھر کے مسلمانوں میں اس بارے میں جو اتفاق رائے سامنے آیا ہے۔ اس کی مثال ماضی قریب میں نہیں ملتی۔ پھر ان خاکوں کی مذمت کرنے والے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے بھی ان کے ہم آواز ہیں، حتیٰ کہ دین و مذہب سے بالا آزاد خیال لیکن سنجیدہ فکر لوگ بھی ان خاکوں کی مذمت کر رہے ہیں۔

کتاب و سنت کی رو سے حضرات انبیاء علیہم السلام کی تصویر کشی کرنا یا کے مجسمے بنانا بذات خود خلاف شرع ہے۔ خواہ اس تصویر یا مجسمے میں اہانت یا رسوائی کا کوئی پہلو بھی نہ پایا جاتا ہو، انبیاء کرام کی مبارک صورتوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص وقار عطا فرمایا ہے اور شیطان کو بھی اس امر پر قدرت نہیں دی کہ وہ ان شخصیات کی صورت اختیار کر سکے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

''جو شخص خواب میں میری زیارت سے مشرف ہوا، اس نے مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار کرنے پر قادر نہیں۔'' [صحیح مسلم:۲۲۶۶]

قرآن و سنت کی روشنی میں توہین رسالت کا جرم معمولی نوعیت کا نہیں ہے کہ اس سے چشم پوشی کی جائے۔

اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

''بلاشبہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں، ان پر دنیا و آخرت میں اللہ کی طرف سے لعنت ہے اور قیامت کے دن ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کیا جائے گا۔'' [الأحزاب:٥٩]

غزوہ تبوک کے سفر میں منافقین نے آپس میں اسلام اور اہل اسلام کے خلاف زہر اگلنا شروع کر دیا، کبھی رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتے، رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ وحی اس کی اطلاع مل جاتی، جب آپ ﷺ ان سے جواب طلبی فرماتے تو کہتے کہ ہم تو صرف سفر کی تھکاوٹ دور کرنے کے لئے ہنسی مذاق کر رہے ہیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دل بہلانے کے لئے صرف ایسی باتیں ہی رہ گئی ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی ذات ستودہ صفات کو ملوث کیا جائے، کسی دوسری چیز سے تمہاری دل لگی نہیں ہوتی، قرآن کے الفاظ یہ ہیں:

''اور اگر آپ ان سے دریافت کریں (کہ کیا تم ایسی باتیں کرتے ہو) تو کہیں گے ہم تو صرف مذاق اور دل لگی کر رہے تھے، آپ کہہ دیں، کیا تمہاری ہنسی اور دل لگی اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ہی ہوتی ہے؟ بہانے نہ بناؤ تم واقعی ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔'' [التوبة:٦٥،٦٦]

اس نص صریح سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات اور دیگر شعائر اسلام کو اپنے مذاق کا موضوع بنانا بہت خطرناک عمل ہے، اس راستہ پر چل کر انسان براہ راست کفر تک پہنچ سکتا ہے، چنانچہ کتب حدیث میں متعدد ایسے واقعات مروی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق گستاخی کے مرتکب کو فوراً جہنم واصل کر دیا گیا اور اسے کیفر کردار تک پہنچا۔ نے والے سے کسی قسم کی باز پرس نہیں کی گئی، اس سلسلہ میں چند واقعات حسب ذیل ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی توہین کیا کرتی تھی، اسے ایک شخص نے موقع پا کر قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسکے خون کا بدلہ، قصاص یا دیت کسی بھی صورت میں نہیں دلوایا۔ [سنن أبي داؤد:٤٣٦٢]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس واقعہ کی تفصیل بایں الفاظ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک نابینا شخص تھا، اس کی لونڈی رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتی تھی اور آپ کی ذات کے متعلق حرف گری کرتی تھی، اس کا مالک نابینا شخص اسے منع کرتا اور سختی سے ردکتا تھا، لیکن وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم رہتی، ایک رات ایسا ہوا کہ وہ حسب عادت رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینے لگی اور آپ کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا تو اس غیرت مند نابینا شخص نے گھر میں پڑی ہوئی کدال اٹھائی اور اسے اس گستاخ لونڈی کے پیٹ پر رکھ کر اوپر سے دباؤ ڈالا، جس سے اس کا پیٹ پھٹ گیا اور مرگئی، صبح کے وقت جب رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ رات جو واقعہ ہوا ہے، اس کا مرتکب سامنے آجائے، وہ نابینا شخص کھڑا ہوا اور ہانپتا کانپتا، گرتا پڑتا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا۔ یارسول اللہ ﷺ میں نے اسے قتل کیا ہے۔ اس قتل کی وجہ یہ تھی کہ یہ لونڈی آپ کو گالیاں دیتی تھی اور آپ کو بُرا بھلا کہتی تھی، میرے بار بار کہنے اور سمجھانے پر باز نہیں آتی تھی، اس کے بطن سے میری موتیوں جیسے دو خوبصورت بیٹے بھی پیدا ہوئے ہیں، آج رات اس نے پھر وہی نازیبا حرکت کر ڈالی، مجھے غیرت آئی اور میں نے اسے قتل کر ڈالا۔ واقعہ سننے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سب گواہ رہو، اس گستاخ لونڈی کا قتل ضائع اور خون رائیگاں ہے، اس کا کوئی بدلہ نہیں دیا جائے گا۔ [سنن أبي داؤد:۴۳۶۱]

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی موقف تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنے والی کی سزا قتل ہے اور اس کا خون ضائع ہے، چنانچہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم ایک دفعہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے، کسی بات پر آپ کو ایک شخص کے متعلق غصہ آیا، پھر آپ کا غصہ زیادہ ہونے لگا، میں نے عرض کیا اگر آپ مجھے اجازت دیں تو اسے قتل کردوں؟ جب میں نے اسے قتل کرنے کا عندیہ دیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجلس کو برخاست کر دیا۔ جب لوگ منتشر ہو گئے تو آپ نے مجھے بلایا کہ اس وقت تو نے کیا کہا تھا۔ جبکہ میرے ذہن سے یہ واقعہ محو ہو چکا تھا۔ ان کے یاد دلانے پر مجھے یاد آیا آپ نے فرمایا کہ واقعی تو نے اسے قتل کر دینا تھا؟ میں نے عرض کیا اگر آپ مجھے اجازت دیتے تو میں اسے ضرور قتل کر دیتا تھا آپ اگر اب بھی مجھے حکم دیں تو اسے کیفر کردار تک پہنچا سکتا ہوں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ منصب صرف رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے کہ آپ کے حق میں گستاخی کرنے والے کو قتل کر دیا جائے، آپ کے بعد کسی اور کے لئے نہیں ہے۔ [سنن النسائي :۴۰۸۲]

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کے ہاں یہ متفقہ فیصلہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرنا ایک ایسا جرم ہے کہ اس کے مرتکب کو قرار واقعی سزا دی جائے اور اسے فوراً کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ چنانچہ کعب بن اشرف رسول اللہ ﷺ کے خلاف توہین آمیز اشعار کہتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کعب یہودی کو کون قتل کرے گا، حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اس کام کو میں خود سرانجام دوں گا، چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا جس کی تفصیل صحیح بخاری میں ہے۔ (دیکھئے: رقم الحدیث:۴۰۳۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی روایات میں ہے کہ انہوں نے اپنے ایک غلام کو قتل کرا دیا تھا، کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف گستاخی کا ارتکاب کرتا تھا۔ [مصنف عبدالرزاق:۳۰۷/۵]

اسلام نے یہ اعزاز صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات کے ساتھ مخصوص نہیں کیا بلکہ ناموس رسالت کے اس تحفظ

میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی شامل کیا ہے۔ایک طرف مسلمانوں کو ہر قوم کی مقدس شخصیات اور شعائر کے احترام کا درس دیا اور دوسری طرف تمام انبیاء کرام کا یہ حق بنا دیا کہ ان کی شان میں توہین کرنے والوں کو زندگی کے حق سے محروم کردیا جائے، اس سلسلہ میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الصارم المسلول میں تفصیلی بحث کی ہے انہوں نے ثابت کیا ہے کہ ناموس رسالت کی حفاظت کا یہ حق دیگر انبیاء علیہم السلام کو بھی ہے جو شخص بھی ان کی شان میں گستاخی کا ارتکاب کرے گا، اس کو بھی شدید سزا کا سامنا کرنا ہوگا۔انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے کسی نبی کو گالی دی اسے قتل کیا جائے اور جس نے صحابہ کو گالی دی تو اسے کوڑے مارے جائیں۔''

[الصارم المسلول:ص۹۲]

پاکستان میں نافذ العمل توہین رسالت کی سزا تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین کرنے والوں کے لئے عام ہے جس کے لفاظ یہ ہیں:

''جو کوئی عملاً زبانی یا تحریری طور پر یا بطور طعنہ زنی یا بہتان تراشی بالواسطہ یا بلا واسطہ، اشارۃً یا کنایۃً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین یا تنقیص یا بے حرمتی کرے وہ سزائے موت کا مستوجب ہوگا اور اسے سزائے جرمانہ بھی دی جائے گی اگر وہی اعمال اور چیزیں دوسرے پیغمبروں کے متعلق کہے جائیں تو وہ بھی اس سزا کا مستوجب جرم ہوگا۔''

لیکن اس سلسلہ میں کسی عام انسان کو قتل کرنے کا اختیار نہیں دیا جاسکتا بلکہ اسے حکومت کے نوٹس میں لانا ہوگا اگر واقعی کسی نے بددیانتی کی بنا پر کسی نبی کی توہین کی ہے تو اسے کیفر کردار تک پہنچانا حکومت کا کام ہے، ہر آدمی کو یہ حق نہیں دیا جاسکتا کہ وہ گستاخ رسول کو قتل کردے کیونکہ اس سے انارکی اور فساد پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ هذا ما عندي والله أعلم بالصواب.

ابومحمد عبدالستار الحماد، میاں چنوں

---

① ڈنمارک، ناروے اور جرمنی وغیرہ کے حکمرانوں نے کہا ہے کہ قرآن قتل انسانی سے منع کرتا ہے۔لہٰذا گستاخانہ خاکوں کے کارٹونسٹوں کے قتل کا مطالبہ قرآن کے حکام سے مطابقت نہیں رکھتا کیا ان حکمرانوں کا یہ موقف صحیح ہے؟

② کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین نے کسی گستاخ رسول کو قتل کیا تھا؟

③ مسلمانان عالم تحریک تحفظ ناموس رسالت مآب کے سلسلہ میں جو مختلف انداز میں سراپا احتجاج ہے۔کیا یہ مظاہرے، دھرنے، جلوس شرعاً جائز ہیں؟

④ آپ کے نزدیک اس نازک اور شرعی مسئلہ کا کامیاب حل کیا ہے؟

الجواب: ڈنمارک، ناروے اور جرمنی وغیرہ کے ان حکمرانوں کا یہ موقف از سرتا پا غلط ہے اس میں صداقت نام کی کوئی چیز موجود نہیں۔قرآن بلاشبہ ناحق قتل انسانی سے نہ صرف منع کرتا ہے بلکہ اس کی روک تھام کے لئے قصاص کا قانون بھی پیش کرتا ہے۔﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ [البقرۃ:۱۷۹] حتیٰ کہ زخموں میں قصاص پیش کرنا ﴿وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ﴾ [المائدۃ:۴۵] مگر یہ قتل انسانی کی ممانعت کا حکم اور قانون علی الاطلاق نہیں بلکہ مشروط ہے یعنی جب کوئی شخص قرآن کی توہین کرتا ہے یا حامل قرآن کی گستاخی کا مرتکب ہوتا

ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا پہنچاتا ہے، یا دین اسلام پر طعنہ زنی کرتا ہے تو وہ قرآن کے احکام اور نصوص کے مطابق واجب القتل ہے۔

جیسا کہ ائمہ کفر، سرکش، معاندین اسلام، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے گستاخ انسانوں کو قرآن واجب القتل اور مباح الدم قرار دیتا ہے۔ تفصیل کا موقعہ ہے اور نہ فرصت، سرِ دست صرف دو آیات بطور نمونہ مشتے از خروارے پیش خدمت ہیں۔

❶ ﴿وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾ [التوبة:١٢]

''اور اگر عہد کرکے یہ لوگ اپنی قسمیں توڑ ڈالیں اور تمہارے دین (اسلام) پر طعنہ زنی کریں (اسلام کی توہین یا قرآن یا رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کریں) تو کفر کے ان پیشواؤں سے جنگ لڑو۔''

امام المفسرین ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں ارقام فرماتے ہیں:

"أی عابوه انتقصوه ومن ھھنا أخذ قتل من سبّ الرسول أو من طعن فی دین الاسلام أو ذكره بنقص" [تفسیر ابن کثیر:۳۴۶/۱۲] کہ جب کفر کے لیڈر اسلام میں عیب چینی کریں اور تنقیص کے مرتکب ہوں تو ان سے جنگ کرو۔ یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ جو بھی باطن رسول اللہ ﷺ کو گالی دے یا اسلام پر طعن کرے یا اس میں نقص نکالے تو وہ نام نہاد مسلمان ہو یا کافر، مرد ہو یا عورت، مغربی ہو یا مشرقی، جنوبی ہو یا شمالی، لیڈر ہو یا حکمران، بش ہو یا اس کے چیلے چانٹے واجب القتل مباح الدم اور اس کا قتل ہدر اور رائیگاں ہے۔

❷ ﴿فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ﴾ [التوبة:۵]

''پھر جب امان کے مہینے گزر جائیں تو مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور پکڑو ان کو ان کا گھراؤ کرو اور ان کی تاک میں ہر گھات کی جگہ بیٹھو۔ بالفاظ دیگر ان کا جینا دوبھر کردو۔''

امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"أی من الأرض وھذا عام المشھور تخصیصه، بتحریم القتال فی الحرم"

''کہ امان کے مہینوں کے بعد مشرکوں کو جہاں بھی پاؤ قتل کرنے میں دریغ نہ کرو۔ مگر مسجد حرام کے پاس جب تک وہ مسجد حرام کے پاس تم سے جنگ نہ کریں، ورنہ بصورت دیگر وہاں بھی ان کو تہہ تیغ کردو۔'' [تفسیر ابن کثیر:۳۴۳/۲]

امام رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس آیت شریفہ کا مطلب یہ ہے کہ ان مشرکوں سے صرف میدان جنگ میں لڑنا ہی کافی نہیں بلکہ جس طریقہ سے تم ان پر قابو پا کر انہیں کرسکتے ہو، قتل کرو۔ [تفسیر کبیر] قرآن مجید کی پہلی آیت سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ اگر کوئی ذمی شخص دین اسلام میں طعنہ زنی کا مرتکب ہوگا تو اس کا عہد ذمہ کالعدم ہوجاتا ہے اور اس سے جنگ لڑنے کا ہمیں حکم ہے اور یہ امر ہر قسم کے شک وشبہ سے کہیں بالاتر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے سے بڑھ کر دین اسلام میں کوئی طعن نہیں۔ کیونکہ اس سے شریعت کی توہین اور اسلام کی ہتک ہوتی ہے۔

صاحب سیف وقلم امام ابن تیمیہ حرانی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں:

إن الذمی إذا سبّ الرسول أو سب الله أو عاب الاسلام علانیة فقد نکث یمینه وطعن فی دیننا لا خلاف بین المسلمین أنه یعاتب علی ذلك ویؤدب علیه [الصارم المسلول:ص۱۲]

''اگر کوئی ذمی شخص اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ کو گالی دے یا علانیہ اسلام میں عیب نکالے تو اس نے اپنی قسم کو توڑ دیا اور ہمارے دین میں طعنہ زنی کا مرتکب ٹھہرا تو اس کو بلا کسی اختلاف اور نزاع کے سزا دی جائے گی اور اس کی تادیب کی

جائے گی۔"

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مزید رقم طراز ہیں:

"وأما الشافعي فالمنصوص عنه نفسه ان عهده ينتقص بسب النبي وأنه يقتل" (الصارم المسلول)

"امام شافعی کے نزدیک نبی کو گالی دینے سے معاہدہ ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا اگر ذمی رسول اللہ ﷺ کو گالی دے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔"

امام ابن قیم رحمہ اللہ ایک مقام پر بحث کرتے ہوئے تصریح فرماتے ہیں:

"فيها تعيين قتل الساب لرسول الله وإن قتله حد لا بد من استيفائه فإن النبي لم يؤمن مقيس بن ضبابة وابن خطل وهاتين الجاريتين وأهدر دم أم ولد الاعمى لها قتلها سيدها لاجل سبها النبي." [أخرجه أبوداؤد في الحدود والنسائي في تحريم الدم من حديث ابن عباس سنده قوى، زاد المعاد: ج۳/۴۳۹، ۴۴۰، وقال ابن حجر في بلوغ المرام رجاله ثقات]

"یہ طے اور معین ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والے کی سزا قتل ہی ہے اور یہ تعزیر نہیں بلکہ حد ہے جس پر عمل کرنا فرض اور ضروری ہے، کیونکہ نبیؐ نے مقیس بن ضبابہ ابن خطل اور ان دو لونڈیوں کو جو رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرتی تھیں کو قتل کرا دیا حالانکہ شریک جنگ کافروں کی عورتیں قتل کرنے کی شرعاً اجازت نہیں۔ جیسے کہ بچوں کو قتل نہیں کیا جاتا۔"

آخر میں دو احادیث بھی پڑھتے چلئے: عن ابن عمر أن رسول الله قال «أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا اله إلا الله وأن محمدا رسول الله ويقيموا الصلوٰة ويؤتوا الزكوٰة»[صحيح البخاري:۲۵] کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک برسر پیکار اور معرکہ آراء رہوں جب تک وہ لا إله إلا الله اور محمد رسول الله کی صدق دل سے گواہی نہ دیں اور نہ نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگ جائیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قال رسول الله ﷺ: «من سب نبيا قتل ومن سبّ أصحابه جُلِد»

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی ایک نبی کو گالی دے اسے قتل کر دیا جائے اور جس نے رسول کے صحابہ کو گالی دی اسے دُرے لگائے جائیں۔" [معجم الصغير للطبراني: ۱/۲۳۶]

خلفائے راشدین اور صحابہ کا اجماع

اس بات پر خلفائے راشدین اور تمام صحابہ کا اجماع ہے کہ گستاخ رسول واجب القتل اور مباح الدم اور اس کا قتل ہدر اور رائیگاں ہے یعنی اس کے قصاص میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ امام ابن قیم رقمطراز ہیں:

"هذا اجماع من الخلفاء الراشدين ولا يعلم لهم في الصحابة مخالف" [زاد المعاد: ۳/۴۴۰]

ائمہ اربعہ کا فتویٰ

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب الصارم المسلول میں ارقام فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی ذات و صفات کا گستاخ اور آپ کے لتے لینے والا اور گالی بکنے والا اگرچہ مسلمان ہو یا کافر بالاتفاق علماء اسلام کے نزدیک قتل کیا جائے گا اس میں کوئی بھی مخالف نہیں۔ ائمہ اربعہ مالک، ابوحنیفہ، شافعی، احمد بن حنبل اور دوسرے ائمہ کا یہی مذہب اور فتویٰ ہے۔

قرآن مجید کی مذکورہ بالا دونوں آیات، حدیث رسول، خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم، تمام صحابہ رضی اللہ عنہم ائمہ اربعہ سلف و خلف کی تفسیر اور توضیح سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والا دین اسلام میں عیب نکالنے والا اور قرآن کی توہین کرنے والا رسول اللہ ﷺ کے توہین آمیز خاکے چھاپنے والا کسے باشد مسلمان ہو یا کافر۔ مرد ہو یا عورت، واجب القتل اور مباح الدم ہے۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ وغیرہ محققین اور اسلامی قوانین کے غواص ایسے بدنصیب کو توبہ کی مہلت دینے کے بھی قائل نہیں۔ لہٰذا ڈنمارک، ناروے، ہالینڈ وغیرہ ملکوں کے حکمرانوں کے اس ادعاء میں قطعاً کوئی صداقت نہیں کہ قرآن مطلق انسانی قتل کے خلاف ہے۔ اگر انہوں نے اسلامی قوانین اور حدود کا مطالعہ کیا ہوتا تو اس مغالطے کا شکار نہ ہوتے۔ هذا ما عندي والله تعالىٰ أعلم بالصواب .

جواب سوال نمبر۲

جی ہاں عبداللہ بن خطل اور اس کی دو لونڈیوں کو قتل کرا دیا تھا کہ وہ اپنے گیتوں میں رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرتی تھیں۔ اسی طرح حویرث بن نقیذ کو بھی آپ ﷺ نے قتل کروا دیا تھا کہ وہ آپ ﷺ کی ہجو کا مرتکب ہوا تھا۔ [صحیح البخاری حاشیہ نمبر ۸ ص ۶۱۴] اسی طرح کعب بن اشرف یہودی کو قتل کرا دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کو ایذا دیتا تھا اور ہجو کرتا تھا۔ [صحيح البخاري :۴۰۳۷] اور ابورافع عبداللہ بن ابی الحقیق کو قتل کروا دیا تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں بکتا اور آپ کے دشمنوں کا تعاون کرتا تھا۔ اسی طرح مقیس بن ضبابہ کو بھی آپ ﷺ کے حکم سے قتل کیا گیا اور نابینا صحابی نے اپنی لونڈی کو قتل کر دیا تھا۔ غرضیکہ ایسے اور بھی بہت سے بدنصیب ہیں کہ جنہیں رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے کی پاداش میں قتل کر دیا گیا اور یہ عمل آج تک پیہم چلا آ رہا ہے اسی طرح عصماء بنت مروان اور انس بن زنیم دیلمی۔

جواب سوال نمبر۳

تحفظ ناموس رسالت کے لئے موجودہ جلوس۔ دھرنے، ہڑتالیں اور مظاہرے موجودہ جمہوری و معروضی حالت میں شرعاً جائز لگتے ہیں۔ مشہور عام صحیح حدیث ہے جواز کسی حد تک ممکن لگتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «من رأى منكم منكرا فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك أضعف الايمان» [صحیح مسلم:۴۹]

"کہ تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے تو اس کو زور بازو کے ساتھ ختم کرے، اگر اس کے بازو میں اتنی طاقت نہ ہو تو زبان کے ساتھ اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرے اور اگر صدائے احتجاج کی طاقت اور اجازت نہ ہو تو دل سے اس بُرائی کے ساتھ سمجھوتہ نہ کرے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔"

اور یہ بات 'عیاں راچہ بیاں' کی مکمل مصداق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات برکات کے انکار کے بعد رسول اللہ ﷺ کی ذات والاصفات کی گستاخی، اسلام اور قرآن کی توہین، اکبر المنکرات اور تمام برائیوں سے بڑی بُرائی ہے۔

لہٰذا اس بُرائی کے خلاف مسلمانوں کا یہ احتجاج اور اشتعال و ہیجان ان کی حب رسول ﷺ اور قومی غیرت کا اظہار نہ صرف فطری اور طبعی امر ہے بلکہ روشن ضمیر مسلمانوں کے ایمان کی شناخت اور پہچان بھی ہے اور ہمارا یہ طرز احتجاج اسلام کے تعارف کا ایک اچھا ذریعہ بھی ہے اگر یہ پوری طرح اسلامی احکام کے تابع ہو تو غیر جانبدار لوگوں کے دل جیتنے کا باعث بھی بن سکتا ہے۔

یہ توہین آمیز خاکوں اور قرآن کی بے ادبی کے واقعات کوئی اتفاقی حادثہ نہیں، بلکہ یہ اس طے شدہ پلان کا حصہ ہیں جن کے ذریعے اہل توحید کی اسلامی غیرت، ملی جذبات اور حب رسولؐ، سیاسی صلاحیت اور حربی قوت کا جائزہ لینے کے لئے اسلام اور رسول اللہ ﷺ (فداه أبي وأمي وروحي وأولادي) کے توہین آمیز خاکے بار بار شائع کئے جارہے ہیں اور فلمیں نشر کی جارہی ہیں تاکہ یہ پتہ چلے کہ مسلمانان عالم کتنے پانی میں ہیں اور مناسب وقت پر اسلام اور عالم اسلام پر ہمہ جہتی شب خون مار کر ان کی افرادی قوت کمزور کردی جائے، ان کے ملکوں کو اپنی کالونیاں بنالیں اور حرمین شریفین پر قبضہ جمالیں یعنی یہ فری میسن اور صیہونی تحریک کی ابتدائی کارروائی بطور ٹیسٹ کے لگتی ہے، لہٰذا ان توہین آمیز خاکوں کے خلاف اہل توحید، غیور مسلمانوں اور رسالت کے پروانوں کے یہ جلوس، دھرنے، ہڑتالیں اور مظاہرے چونکہ جمہوری دور میں صدائے احتجاج کے مختلف انداز اور مظاہر ہیں اس لئے الضرورات تبیح المحظورات کے تحت یہ نہ صرف شرعاً جائز ہیں بلکہ مسلمانوں کا ملی، شرعی، آئینی، قانونی اور اخلاقی فریضہ ہے اور بقائے باہمی کے اصولوں کے عین مطابق ہے۔ مگر توڑ پھوڑ کے ہم حامی نہیں۔ یہ ملکی املاک کا اِتلاف ہے جس کی تائید نہیں کی جاسکتی۔

جواب۴ سوال۳ کے جواب میں ہم لکھ چکے ہیں امریکہ میں قرآن کی بے ادبی کے دلدوز واقعات اور ڈنمارک، اٹلی، جرمنی، ہالینڈ، فلپائن، فرانس اور دوسرے مغربی ممالک کی طرف سے بے لگام صحافت اور آزادی اظہار رائے کے بہانہ رسول اللہ ﷺ کی توہین پر مبنی روح فرسا خاکے کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ امت مسلمہ کی اسلامی حمیت، دینی عصبیت، قومی غیرت اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محبت، عقیدت، شیفتگی، وابستگی اور قرآن مجید کی صداقت، اس کی تلاوت اور اس کے جہادی احکام کے ساتھ گرویدگی اور وارفتگی کی بنیادوں کی مضبوطی اور گہرائی کا ٹیسٹ کیس ہے۔ اگر یہ بنیادیں کھوکھلی اور ناپائیدار ثابت ہوں تو مناسب وقت پر اپنی حربی قوتوں کو یکجا کرکے عالم اسلام پر ہمہ جہتی کاری ضرب لگا کر مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے اوجھل کردیں یا علی الاقل ان کو سیاسی لحاظ سے مفلوج اقلیت بنادیں۔ اسلام کے دونوں مرکزوں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ حرسهما الله عز شر المعاندين پر قبضہ عالم اسلام اور دوسرے مسلمان ملکوں کو اپنی نوآبادیات بنالیا جائے۔ فری میسن اور صیہونی تحریکیں مسلمانوں کی بیخ کنی جیسے غیر انسانی اور ناپاک مقاصد کے حصول کے لئے انڈرگراؤنڈ سازشوں کا تانا بانا تیار کرنے میں شبانہ روز مصروف چلی آرہی ہیں اور ہماری شکست و ریخت کی قرارداد پاس ہوچکی ہے۔ جس کی دلیل یہ ہے کہ امریکہ اقوام متحدہ میں ستر سے زائد ویٹو کرچکا ہے اور ان میں پچپیس ویٹو اسرائیل کے حق میں فلسطین کے خلاف کی گئی ہیں جب کہ چیچنیا کے مظلوم مسلمانوں کی نہ اقوام متحدہ نے کوئی مدد کی اور نہ پوپ نے ان کی درخواست کی طرف کوئی توجہ دی۔ لہٰذا مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں مجلس اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل دونوں اسلام اور مسلمانوں کے مقتل ہیں اور سامراجی سفاکوں، استعماری قزاقوں، صیہونی غارتگروں، ماسونی شاطروں اور امریکی غنڈوں کے دستی رومال ہیں۔ اس تناظر میں یہ ہڑتالیں، دھرنے اور مظاہرے اپنی تمام تر افادیت باوجود اس دینی، شرعی اور حساس ترین ملی اور قومی مسئلہ کا مستقل اور پائیدار حل نہیں ہے ان کو مسئلہ کا حل سمجھ لینا شترمرغ کی سوچ تو ہوسکتی ہے مگر عاقبت اندیش اور علیم وبصیر مسلمان کی یہ سوچ ہرگز نہیں، کیونکہ

چھپا کر آستیں میں بجلیاں رکھی گردوں نے
عنادل باغ کے غافل نہ بیٹھیں آشیانوں میں

ہمارے نزدیک اس مسئلہ کے مستقل اور پائیدار حل کے لئے یکے بعد دیگرے حسب ذیل اقدامات باسرع مایمکن اٹھانے لازمی اور ناگزیر ہیں۔

① اگرچہ اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل امریکہ سمیت پانچ ملکوں کی لونڈیاں ہیں۔ ان میں شنوائی کی اگرچہ کوئی امید نہیں تاہم اقوام متحدہ کے یونیورسل ڈیکلریشن آف ہیومن رائٹس اور انٹرنیشنل لاء کے حوالہ سے اقوام متحدہ کو اچھی طرح جھنجوڑا جائے یعنی سب سے پہلے اقوام متحدہ کے تمام مسلمان ارکان اس قدر منظم اور بھرپور مطالبہ کریں کہ وہ اپنے چارٹوں کے مطابق اسلام سمیت تمام رائج مذاہب۔ ان کی کتابوں اور ان کے انبیاء کے ناموس کے تحفظ کے لئے تعزیری قانون سازی پر مجبور ہوجائے۔

① اگر اقوام متحدہ اس پر تیار نہ ہوتو پھر سلامتی کونسل اور دوسرے بین الاقوامی اداروں پر دستک دی جائے۔ اگر وہاں بھی کامیابی نہ ہوتو پھر نہ صرف ان نام نہاد امن اداروں کا مکمل بائیکاٹ کرکے امریکہ، اٹلی، ڈنمارک، جرمنی، فلپائن، ناروے اور حامی ملکوں کے سفارت خانے بند کردیئے جائیں اور اپنے سفیروں کو واپس بلا کر ان سے کئے گئے تمام سیاسی، اقتصادی معاہدات کالعدم قرار دے کر اپنا الگ اسلامی بلاک اور تجارتی منڈی قائم کی جائے۔

③ ان ملکوں کو تیل کی سپلائی بند کردی جائے۔ عالم عرب کے تمام سرمایہ دار شیوخ اور دوسرے تمام مسلمان ملکوں سرمایہ دار امریکہ، سوئٹزر لینڈ اور دوسرے مغربی ملکوں کے بینکوں سے اپنا سرمایہ نکال کر اپنا بین الاقوامی اسلامی بینک قائم کرکے اپنے پاؤں پے کھڑا ہونے کی کوشش کریں۔ اللہ کا دیا ہمارے پاس سب کچھ وافر موجود ہے۔ یہ کوئی انہونا کام نہیں۔ ضرورت صرف اسلامی عصبیت، دینی حمیت، ملی غیرت، اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غیر مشروط مگر مخلصانہ محبت اور توکل علی اللہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل عمیم سے دولت ہمارے پاس موجود ہے۔ ڈاکٹر عبدالقدیر جیسے کہنہ مشق ایٹمی سائنسدان موجود۔ بین الاقوامی شہرت کے مالک وکلاء، جج، سفراء، دانشور، صحافی اور حربی پالیسی ساز تجربہ کار اور گھاگ جنرل اور لاکھوں کی تعداد میں مسلم مسلح افواج، ایٹم بم اور میزائل موجود اور مزید تیار کرنے کی صلاحیت موجود۔ لہٰذا اقوام متحدہ کے مقابلہ میں مسلم اُمہ کے روشن مستقبل کے لئے مالی، اخلاقی اور جانی قربانی سے دریغ نہیں ہونا چاہئے۔ اگر اُمت مسلمہ ایسا نہیں کرتی تو پھر مسلمان حکمران، فرمانروا، لیڈر، جنرل اور سرمایہ دار یاد رکھیں کہ اگر وہ اپنے اقتدار اور سرمایہ کی خاطر ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے مندرجہ بالا اقدامات کرنے کے لئے تیار نہیں تو ان کے اقتدار کو بھی دوام نہیں۔ کہاں ہے مسلمان سلطان کی شان وشوکت؟ کہاں ہیں قیصر وکسریٰ کی حکومتیں؟ کہاں ہیں سارے ہندوستان حکومت کرنے والے مغل حکمران؟ جب وہ خود مختار حکمران نہیں رہے تو آپ جو امریکہ وغیرہ مغربی ملکوں کی مہیا کردہ بیساکھیوں کے سہارے اقتدار میں رہنے کے ہرگز نہیں اور ان کی یہ ہوس اقتدار ان کی عیش وعشرت ان کو دنیا میں ذلت وخواری سے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی گرفت سے ہرگز بچا نہ سکے گی۔

حاصل کلام

یہ کہ اسلام کا فروغ واستحکام اور ناموس رسول ﷺ کے تحفظ کا پائیدار اور کامیاب حل صرف جہاد فی سبیل اللہ مضمر ہے اور جہاد کے لئے مسلمانوں کا باہمی اتحاد، اسلامی بلاک، اسلامی بینک کا قیام بعجلت تام از بس ضروری اور ناگزیر

ہے۔لہٰذا اسلامی بلاک بنا کر اپنے تمام مالی سیاسی اور ایٹمی وسائل یکجا کرکے جہاد فی سبیل اللہ کا اعلان کر دینا چاہئے۔ پھر دیکھئے اللہ تعالیٰ کی نصرتیں اور غیبی امداد کس طرح غازیان اسلام کا استقبال اور قدم بوسی کرتی ہے۔﴿ إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ، وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾

ڈاکٹر اقبال بھی مسلمانان عالم سے یہی مطالبہ کرتے کرتے وفات پا گئے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے — نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

ہردرد مند دل کو رونا یہ میرا رلا دے — بیہوش جو پڑے ہیں شاید انہیں جگا دے

اللهم أعز الإسلام والمسلمين حيثما كانوا مشارق الأرض و مغاربها

ایں دعا از من جملہ جہاد آیاں

داریم نشاں ز گنج مقصود ترا

ماگر نہ رسیدیم تو شائد برسی

محمد عبیداللہ خان عفیف

دارالإفتاء مسجد أمة العزیز اہل حدیث، فیصل آباد

مت کرو مجبور ہم کو......

تف ہے اہل دہر اس آزادئ اظہار پر — جو عمل کیچڑ اچھالے سید ابرار پر

اب خدائی فیصلے کے منتظر ہیں اہل حق — حملہ آور پیروئے ابلیس ہے سرکار پر

فرض ہے فی الفور امراض اہانت کا علاج — قرض ہے یہ اک، غلامان شہِ ابرار پر

دشمنانِ شاہ دیں کا ہو مسلسل بائی کاٹ — ہے گراں وار معیشت مجمع کفار پر

ہستی پرنور کی توہین پر خوں روئے گا — پیش ہوگا شاتم ختم الرسل جب نار پر

کر رہے ہیں ہم زباں پر اور قلم پر اکتفا — مت کرو مجبور ہم کو زور پر تلوار پر

پھر مقابل اہل حق کے، ملت واحد ہے کفر — ہے جبھی چشم عنایت موت کے حق دار پر

احتجاجِ عالم اسلام ہے فطری عمل — شیر نر بھرے نہ کیوں، روباہ کی اہلکار پر

حال ہمدردانِ ملت ماورائے فہم ہے — تند خو اپنوں کے حق میں، رحم دل اغیار پر

میرے بازو، میرا سر، جب تک سلامت ہے اثرؔ — کوئی کیوں انگلی اٹھائے گا مرے سرکار پر

[اثر جون پوری]

بشکریہ ماہنامہ 'عرفات'